

ماہِ ششِ عبّان

اور
ششِ برائت

مؤلفہ

مولانا حافظ محمد اشرف مجدی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

ملکِ علیہ السلام جامعہ مجددیہ

درس روڈ، نور آباد فتح گڑھ، سیالکوٹ

052-3251719

بسم الله الرحمن الرحيم

ماہِ شہ حبان

اور

شہ برات

مؤلفہ

مولانا حافظ محمد اشرف مجیدی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

مکتبۃ القرآن و السنۃ

دس سڑک مارا پور گڑھی کلاں
052-3257719

marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	ماہ شعبان اور شب براءت
مؤلف	حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی
تعداد	گیارہ سو
تاریخ طباعت	شعبان ۱۴۳۱ھ
مطبع	
ناشر	مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ، سیالکوٹ
قیمت	

برائے ایصال ثواب
 ۱۔ حافظ مبشر احمد صاحب مجدد آباد سیالکوٹ کے
 دادی اور دادا مرحومین
 ۲۔ محترم سرفراز خان صاحب کشمیری محلہ سیالکوٹ
 کے والدین مرحومین

ملنے کا پتہ

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ نور آباد، سیالکوٹ

رابطہ نمبر 052.3251719

marfat.com

Marfat.com

فہرست

۳۲	آنحضرت کی ریاضت و عبادت	۴	سبب تالیف
۳۲	فضائل شعبان	۵	احادیث
۳۳	اس کی وجہ اول	۱۵	خلاصہ احادیث
۳۳	دیگر وجہ	۱۸	ضعیف حدیث پر عمل
۳۶	فضیلت نصف شعبان	۲۲	ابن قیم کے شاگرد
۳۹	نصف شعبان کا روزہ	۲۳	اہل مکہ کا عمل
۴۰	دیگر احادیث	۲۵	حضرت مجدد اور نصف شعبان
۴۱	خلاصہ الباب	۲۶	علماء اہل حدیث
۴۲	نماز و غائب	۲۷	سید نواب صدیق حسن خان
۴۴	حدیث نصف شعبان کی رات پر	۲۸	مولانا وحید الزماں
	شیخ البانی کی تحقیق	۳۰	فضائل شعبان از مولانا محمد ابراہیم میر
		۳۱	احکام شریعت کے دو درجے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبب تالیف

اس دور میں بہت سے لوگ اپنے پہلے بزرگوں اور علماء و صلحا کے خلاف عمل کرتے ہیں اور بعض علماء بھی نئی تحقیق کے شوق میں اپنی جورائے قائم کرتے ہیں اسی کو صحیح جانتے ہیں اور پہلے محدثین اور فقہاء کو غلط سمجھتے ہیں۔

اسی نوعیت کا مسئلہ چند ماہ پہلے پیش آیا کہ ایک صاحب نے چند اوراق دیئے جن میں نصف شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت کا انکار تھا اور جو احادیث شعبان کی پندرہویں شب کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں ان کو ضعیف کہہ کر بالکل انکار کر دیا، حالانکہ بڑے بڑے محدثین اور علماء نے ان حدیثوں سے شب براءت کی فضیلت ثابت کی ہے۔

زیر نظر رسالے میں ہم ضعیف حدیث پر عمل کے بارے میں محدثین کے ارشادات اور اہل حدیث علماء کی تائید بھی نقل کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نیز رسالہ میں وہ احادیث باحوالہ درج کریں گے جن سے شب براءت کی فضیلت، شب بیداری، دن کو روزہ رکھنا، اور زیارت قبور وغیرہ ثابت ہے۔

الدریعی الی الغیر

محمد اشرف مجددی

رجب ۱۴۳۱ھ

ف: ہم نے حدیث کے حوالے اس طرح درج کیے ہیں کہ مثلاً ۳۱۱/۳ پہلے حصے سے جلد مراد ہے اور دوسرے سے صفحہ۔ اگر حوالہ (۹۷۱) اس طرح ہے تو اس حدیث کا نمبر مراد ہے۔

marfat.com

Marfat.com

پندرہویں شعبان (شب براءت)

حدیث نمبر ۱

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطْلِعُ اللَّهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شُعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا الْمُشْرِكِ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

رواہ الطبرانی وابن حبان فی صحیحہ (ترغیب ۱۱۸/۲)

ترجمہ:- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن (عداوت کرنے والے) کے۔ اسکو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۲

(قَالَ الْحَافِظُ) وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ ابْنُ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَطْلِعُ اللَّهُ إِلَى عِبَادِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شُعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَيُمَهِّلُ الْكَافِرِينَ، وَيَدْعُ أَهْلَ الْحَقْدِ بِحَقْدِهِمْ، حَتَّى يَدْعُوهُ۔ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: مَرْسَلٌ جَيِّدٌ (الترغیب ۴۶۱/۳)

حدیث نمبر ۱: اس کو امام طبرانی نے کبیر (۱۰۹/۲۰) میں اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح (رقم ۵۲۳۶) میں اور امام ابوبکر عمرو بن العاص نے کتاب السنہ (ص ۵۱۲/۲۲۳) میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان (رقم ۳۸۳۳) میں روایت کیا ہے۔ امام منذری نے الترغیب (۱۱۸/۲) میں اور امام بیہقی نے مجمع الزوائد (۶۵/۸) میں اور امام دمیاطی نے البحر الرافع میں اور مجمع الحق محدث دہلوی نے مائت بالسنہ میں تحریر کر کے شب براءت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ امام ابن حجر بیہقی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے اور دونوں کے راوی ثقہ (معتبر) ہیں

(بقیہ مائت بالسنہ ص ۱۰ پر)

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ:- حافظ منذری فرماتے ہیں اور اسے طبرانی اور بیہقی نے بھی مکحول سے اور انہوں نے ابوالعلاء سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو اپنے بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور مومنوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے، اور کینہ پروروں کو ان کی کینہ پروری کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ کینہ پروری کو چھوڑ دیں۔ امام بیہقی نے کہا: یہ مرسل جید ہے۔

حدیث نمبر ۳

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَطْلُعُ اللَّهُ إِلَى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ عِبَادَهُ إِلَّا الَّذِينَ مَشَاحِنَ، وَقَاتِلِ النَّفْسَ۔
(الترغيب ۳/۴۶۱)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے، مگر دو آدمیوں کی مغفرت نہیں فرماتا: کینہ پرور اور کسی جان کو قتل کرنے والا۔

(مجمع الزوائد ۸/۶۵۸) شیخ البانی نے اس حدیث کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۳: اس کو امام بیہقی نے شعب الایمان (رقم ۳۸۴۲، ۳۸۸۷) میں اور امام ابوبکر عمرو بن عاصم نے کتاب السنۃ (رقم ۵۱۱) میں روایت کیا ہے۔ جامع المسانید ۳/۴۵۲ رقم ۱۰۸۷۵) ماثبت بالسنۃ ص (۲۰۲) شیخ البانی نے کتاب السنۃ کی تصحیح میں اس کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۳: اس کو امام احمد نے (مسند ۲/۳۶۸) میں روایت کیا ہے۔ مجمع الزوائد (۸/۶۵۸) (مشکوٰۃ ۷/۱۳۰) لطائف المعارف ص (۲۶۲) میں یہ حدیث موجود ہے۔ شیخ البانی صاحب نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حدیث نمبر ۴

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عِلْمٍ، إِلَّا الْمُشْرِكِ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

ترجمہ:- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے شعبان کی پندرہویں رات میں تو اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعِبَادِهِ إِلَّا الْمُشْرِكِ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ۴: اس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن (۱۳۹۰) میں اور کتاب السنہ (رقم ۵۱۰) میں امام ابو بکر عمر و شیبانی نے اور امام بیہقی نے فضائل الاوقات (ص ۱۳۲ رقم ۲۹) میں روایت کیا ہے۔ مشکاة (۱۳۰۲) البحر الرابع (رقم ۷۶۹) لطائف المعارف (ص ۲۶۱) التاج الجامع (۹۳/۲) جامع المسانید (۵۸۰/۱۳) کنز العمال ۳۱۳/۱۲ رقم ۳۵۱۷۳ ثابت بالنسب (ص ۲۰۱) میں موجود ہے شیخ ناصر الدین البانی نے حاشیہ مشکاة (۱۳۰۲) میں اس کا ضعف ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے لکن الحدیث قوی عندی لشواہدہ (لیکن حدیث میرے نزدیک قوی ہے اپنے شواہد کی وجہ سے) اور کتاب السنہ کی تخریج میں اس کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۵: اس کو امام یزید نے روایت کیا ہے، مختصر زوائد مسند المیزان (۷۱۲) کشف الاستار ۳۳۲/۲ رقم ۲۰۴۶ مجمع الزوائد (۶۵/۸) میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حدیث نمبر ۶

عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الصَّدِيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ الْأَمَّا كَانَ مِنْ مُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ لَا خَيْرَ
ترجمہ:- حضرت ابوبکر صدیقؓ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے اس کے جو مشرک ہو یا اپنے بھائی سے کینہ رکھتا ہو۔

حدیث نمبر ۷

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَطْلِعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعِبَادِهِ إِلَّا الْمُشْرِكِ أَوْ مُشَاحِنٍ۔
ترجمہ:- عوف بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے اپنی مخلوق پر شعبان کی پندرہویں رات اور اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ۶: اس کو امام بزار نے روایت کیا ہے، مختصر زادکد رقم (۱۷۲۰) کشف الاستار (۲/۳۳۵ رقم ۲۰۳۵) اور امام ابوبکر عمرو بن عاصم نے کتاب السنۃ (۵۰۹) میں روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنۃ (۳/۱۲۶ رقم ۹۹۳) میں، اور امام بیہقی نے شعب الایمان (۳/۳۸۱، ۳۸۰) میں اس حدیث کو تین سندوں سے روایت کیا ہے۔ اور امام ابوبکر احمد بن علی اموی مروزی نے مسند ابی بکر الصدیق (رقم ۱۰۳) میں روایت کیا ہے۔ مجمع الزوائد (۶۵/۸) اور شیخ البانی نے کتاب السنۃ کی تخریج میں اس کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۷: اس کو امام بزار نے روایت کیا ہے، مختصر زادکد (۲/۳۳۵ رقم ۲۰۳۵) اور کشف الاستار (۲/۳۳۶ رقم ۲۰۳۸) جامع المسانید (۱۰/۶۶ رقم ۵۷۸) مجمع الزوائد (۶۵/۸) ماہیت با السنۃ ص ۱۹۹۔ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث نمبر ۸

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْعِ، فَقَالَ أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ أَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عِنْدَ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّبَ - وَفِي الْبَابِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقُ -

ترجمہ:- حضرت (ام المؤمنین) عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (آپ کے بستر پر) نہ پایا تو میں آپ کو تلاش کرنے باہر نکلی تو دیکھا کہ آپ بقیع (مدینہ کے قبرستان) میں ہیں۔ (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تو ڈرتی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے اوپر ظلم کرے گا؟ عائشہ نے کہا: میں نے عرض کیا: میں نے گمان کیا کہ شاید آپ (کسی ضرورت سے) اور بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آپ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل شعبان کی نصف رات (پندرہویں رات) میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

حدیث نمبر ۸: اس کو امام ترمذی نے روایت کیا رقم (۷۳۹) اور امام ابن ماجہ نے (رقم ۱۳۸۹) اور امام احمد نے مسند (۲۳۸/۶) اور امام بیہقی نے شعب الایمان (۳۸۲۵) میں اور فضائل الاوقات (رقم ۲۸) میں اس حدیث کو تین سندوں سے روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنہ (۲۳/۴ رقم ۹۹۲) میں روایت کیا ہے۔ اور امام طبرانی نے کتاب الدعاء (رقم ۶۰۶) طویل روایت کیا ہے۔ محی السنہ: امام بغوی نے مصابیح السنہ (۴۴۹/۱) میں اس حدیث کو حسن حدیثوں میں درج کیا ہے۔ لطائف المعارف (ص ۲۶۱) البحر الرائق (رقم ۷۷۲) کنز العمال (۳۱۴/۱۲) رقم (۳۵۱۸۰) دیج الجامع (۹۳/۲) ماہیت السنہ ص ۲۰۱، ۲۰۲ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حدیث نمبر ۹

عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا الْمُشْرِكِ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

ترجمہ:- مکحول کثیر بن مرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ عزوجل زمین والوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے۔

حدیث نمبر ۱۰

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لِيَلَّهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِيُغْرِبَ الشَّمْسُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ الْآمِنُ مُسْتَغْفِرْ لِي فَأَغْفِرْ لَهُ: الْآمِنُ مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقْهُ: الْآمِنُ مُبْتَلًى فَأُعَافِيهِ: الْآكِذَابُ الْآكِذَابُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

حدیث نمبر ۹: اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان (رقم ۳۸۳۰، ۳۸۳۱) میں روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ مرسل جید (عمدہ) ہے۔ الترغیب (۳/۴۶۱) البحر الرانغ (رقم ۷۷۳) کنز العمال (۳۱۳/۱۲ رقم ۳۵۱۷۵)

حدیث نمبر ۱۰: اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان (۳۸۴۲) میں اور دوسری سند سے بھی یہ حدیث کچھ الفاظ کے اختلاف سے روایت کی ہے۔ فضائل الادبقات (رقم ۲۳) اور امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں (رقم ۱۳۸۸) روایت کیا ہے۔ صحیح ابن حبان (۴۷۰/۷) ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے (لطائف المعارف ص ۲۶۱) مشکاة (۱۳۰۸) لطائف المعارف (ص ۲۶۱) البحر الرانغ (رقم ۷۷۳) جامع المسانید (۸/۲۰ رقم ۴۰۷) کنز العمال (۳۱۳/۱۲) رقم ۳۵۱۷۵ (۳۵۱۷۵) جامع (۹۳/۲) ما ثبت بالنسب ص ۱۹۹

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ:- حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس میں عبادت کرو اور اس دن کا روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس رات نزول فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف آفتاب غروب ہوتے ہی، پس فرماتا ہے: کوئی ہے جو بخشش چاہتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو بخش دوں، کوئی ہے جو روزی مانگتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کوئی بیمار ہے کہ میں صحت عطا کر دوں، کوئی ایسا ہے؟ کوئی ایسا ہے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو۔

حدیث نمبر ۱۱

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَإِذَا مَنَّادٍ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرْ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأَعْطِهِ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ إِلَّا أَعْطِيَ إِلَّا زَانِيَةً بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكًا۔

ترجمہ:- عثمان بن ابوالعاص نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: جب پندرہویں شعبان کی رات ہوتی ہے تو ندا کرنے والا پکارتا ہے۔ کوئی ہے گناہوں سے بخشش چاہنے والا کہ میں اس کو معاف کر دوں؟ کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو میں عطا کر دوں؟ پس کوئی سائل ایسا نہیں مگر اسے ضرور دیا جاتا ہے سوائے زنا کرنے والی عورت یا مشرک کے۔

حدیث نمبر ۱۱: اسکو امام بیہقی نے شعب الایمان (۲۸۳۶) میں روایت کیا ہے۔ لطائف المعارف (ص ۲۶۲) کنز العمال (۳۱۴/۱۲ رقم ۳۵۱۷۸)

حدیث نمبر ۱۲

فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُوحِي اللَّهُ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ
بَقْبُضِ كُلِّ نَفْسٍ يَرِيدُ قَبْضَهَا فِي تِلْكَ السَّنَةِ
ترجمہ:- شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ ملک الموت کی طرف وحی فرماتا
ہے ہر جان کی روح قبض کرنے کی جن کو اس سال میں موت دینے کا ارادہ
فرماتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۳

يُرْوَى عَنْ نَوْفٍ الْبِكَالِي أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ فَاكْشَرَ الْخُرُوجَ فِيهَا يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: إِنَّ دَاوُدَ خَرَجَ
ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مِثْلِ هَذِهِ السَّاعَةِ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ السَّاعَةُ
مَا دَعَا اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا أَجَابَهُ، وَلَا اسْتَغْفَرَهُ أَحَدٌ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ،
مَا لَمْ يَكُنْ عَشَّارًا أَوْ سَاحِرًا أَوْ شَاعِرًا أَوْ كَاهِنًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ شَرِطِيًّا أَوْ
جَائِيًّا أَوْ صَاحِبَ كُوبَةٍ أَوْ عَرُطِيَّةٍ۔ قَالَ نَوْفُ الْكُوبِيَّةِ: الطَّيْلُ،
وَالْعَرُطِيَّةُ: طَبُورُ الْهُدَى رَبِّ دَاوُدَ، غُفِرَ لِمَنْ دَعَاكَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
وَلِمَنْ اسْتَغْفَرَكَ فِيهَا۔

ترجمہ: نوف بیکالی سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ پندرہویں شعبان کی رات میں
باہر تشریف لائے؛ اور اس شب میں اکثر باہر آتے، آپ نے آسمان کی طرف
نظر اٹھائے کہا: بے شک داؤدؑ ایک رات ایسے ہی وقت باہر تشریف لائے تو

حدیث نمبر ۱۲: الدینوری فی المجالس، من راشد بن سعد مرسل (کنز العمال ۱۲/۳۱۴ رقم
(۳۱۵۷۶)

حدیث نمبر ۱۳: لطائف العارفین (۲۶۲) ما شیعہ بالسنہ، شہر شعبان، القاری الدیلمی

marfat.com

Marfat.com

انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس میں جس نے اللہ سے دعا مانگی اس نے ضرور قبول فرمائی اور جس نے مغفرت چاہی اس کی ضرور بخشش ہوئی اگر وہ عشار (لوگوں سے ناجائز طور پر دسواں حصہ لینے والا) یا جادوگر یا کاہن (آئندہ کی خبریں دینے والا) یا نجومی (غیب کی خبریں دینے والا) یا ظالموں کا مددگار سپاہی یا جابی (حرام طریقے سے مال لینے والا) یا ڈھول بجانے والا یا باجہ بجانے والا۔ نوف نے کہا: کو بہ ڈھول ہے اور عرطبہ باجہ ہے (حضرت علی نے دعا مانگی) اے اللہ! داؤد کے رب! اس رات میں جو شخص دعا مانگے اس کو بخش دے اور جو گناہوں کی معافی چاہے اس رات میں (اس کو معاف کر دے)

لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی پندرہویں شب سے افضل نہیں ہے، اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک یا کینہ پرور یا قاطع رحم کے۔

حدیث نمبر ۱۴

وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَ
مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ بَعْدَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ كُلِّهِمْ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاجِرٍ أَوْ قَاطِعٍ رَحِمٍ

حدیث نمبر ۱۴: لائف العارف (ص ۲۶۴) ماہیت بالنسب (ص ۲۰۱)

ترجمہ: سعید بن منصور نے روایت کیا کہ ہم سے ابو معشر نے بیان کیا ابو حازم اور محمد بن قیس سے انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے کہا:

لیلة القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی پندرہویں شب سے افضل نہیں ہے، اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک یا کینہ ور یا قاطع رحم کے۔

حدیث نمبر ۱۵

رَوَى عَنْ كَعْبٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شُعْبَانَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَأْمُرُهَا أَنْ تَتَزَيَّنَ وَيَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَعْتَقَ فِي لَيْلَتِكَ هَذِهِ عَدَدَ نَجُومِ السَّمَاءِ وَعَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَكَيْالِهَا وَعَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَزِنَةَ الْجِبَالِ وَعَدَدَ الرِّمَالِ

ترجمہ:- کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات جبریل کو جنت کی طرف بھیجتا ہے تاکہ اس کو حکم دیدے کہ آراستہ ہو جائے، اور یہ کہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آزاد کر دیے ہیں آسمان کے ستاروں کی گنتی اور دنیا کے دن رات کی گنتی اور درخت کے پتوں کی گنتی اور پہاڑوں کے وزن کے برابر اور ریت کی گنتی کے برابر۔

حدیث نمبر ۱۵: لطائف المعارف ص ۲۶۳ اور ماہیت پالنے ص ۲۰۳

گزشتہ احادیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث
نمبر ۸ مختصر درج کی گئی ہے کیونکہ بعض محدثین نے اسے مختصر روایت کیا ہے
اور بعض نے مفصل روایت کیا ہے۔ امام بیہقی اور امام طبرانی نے اس کو مفصل
روایت کیا ہے

اس میں حضور ﷺ کے نفل پڑھنے کا ذکر ہے اور سجدوں میں جو دعا کی
وہ بھی بیان کی ہے۔ پہلے سجدے میں مندرجہ ذیل دعا کی:

سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَخِمَالِي وَأَمِنْ بِكَ فَوَادِي، هَذِهِ يَدِي وَمَا
جَنَّبْتُ بِهَا عَلَى نَفْسِي، يَا عَظِيمُ يَرْجِي لِكُلِّ عَظِيمٍ غُفْرَ الذَّنْبِ
الْعَظِيمِ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ

ترجمہ: میرے دل اور میرے خیال نے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا، یہ
میرا ہاتھ ہے اور وہ گناہ ہیں جو میں نے اس ہاتھ کے ذریعے اپنے نفس پر کیے،
اے عظمت والے! امید کی جاتی ہے ہر عظیم شی کی، پس میرے عظیم گناہ کی
مغفرت فرما، سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ذات کو جس نے اسکو پیدا کیا اور
جس نے اس کو کان اور آنکھ دیں۔

پھر دوسرے سجدے میں آپ نے یہ دعا پڑھی:

أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْكَ، أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِي دَاوُدُ أَغْفِرُ
وَجْهِي فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِي وَحَقُّ لِسَيِّدِي أَنْ يُسَجِدَ لَهُ۔

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصہ سے تیری رضا کے ساتھ اور پناہ مانگتا
ہوں میں تیرے عذاب سے تیری معافی کے ذریعے اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ

marfat.com

Marfat.com

سے تیرے ہی ذریعے، تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی ذات کی تعریف کی،
میں اس طرح کہتا ہوں جس طرح میرے بھائی داؤد نے کہا کہ میں اپنا چہرہ
اپنے مولا کے واسطے خاک آلود کرتا ہوں اور لائق ہے وہ کہ اس کے لیے ایسا
ہی سجدہ کیا جائے۔

پھر آپ نے سراٹھایا تو یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا مِّنَ الشَّرِّ نَقِيًّا لَا كَافِرًا وَلَا شَقِيًّا

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایسا پاکیزہ دل عطا فرما جس میں شر کا شائبہ بھی نہ ہو جو کفر
اور شقاوت سے پاک ہو۔

یہ تینوں دعائیں امام طبرانی نے کتاب الدعاء (۱۰۷/۲) میں اور امام
بیہقی نے شعب الایمان (۳۸۵/۳) میں حدیث حضرت عائشہ میں ذکر کی
ہیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی ماثبت بالسنة میں یہ پوری حدیث نقل
کی ہے۔

خلاصہ احادیث

۱۔ اس رات اللہ تعالیٰ بہت لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہے اس لیے اپنے
گناہوں کی بخشش کا سوال کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں سے پچی توبہ کرنی
چاہیے تاکہ ہماری بخشش ہو جائے۔ بہتر ہے کہ یہ استغفار پڑھے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۲۔ خاص طور پر وہ گناہ کرنے والے جن کی بخشش نہیں ہوتی، اگر سچے دل سے
ان گناہوں سے بھی توبہ کریں تو معافی کی امید ہے۔

۳۔ جو لوگ تنگ دستی اور غربت میں ہیں وہ رزق حلال میں وسعت کی دعا

marfat.com

Marfat.com

کریں۔

۴۔ جو بیمار ہیں وہ اپنی شفا کے لیے دعا کریں تو شفا کی امید ہے۔

۵۔ جو شخص کسی مشکل اور مصیبت میں مبتلا ہے وہ بھی مشکل کے حل کے لیے دعا کرے تو مشکل حل ہونے کی امید ہے۔

۶۔ اپنے نیک مقاصد میں کامیابی کی دعا کریں اور تمام امت مسلمہ کے لیے بھی دعا کریں۔

۷۔ پندرہویں شعبان کی رات کو عبادت کریں نوافل پڑھیں اور ذکر الہی میں مشغول رہیں۔

۸۔ پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھیں۔

۹۔ قبرستان کی زیارت کیلئے جائے اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

۱۰۔ مرد کو شش کریں کہ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھیں۔

ضعیف حدیث پر عمل

ضعیف حدیث جمہور محدثین اور فقہائے امت کے نزدیک فضائل اعمال وغیرہ میں مقبول ہے جبکہ آج کل نام کے اہل حدیث ضعیف حدیث کو موضوع کی طرح متروک اور ناقابل عمل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ بڑے بڑے محدثین نے اسکی قبولیت کی وضاحت فرمائی ہے۔ امام نووی شافعی (م ۶۷۶ھ) اور امام سخاوی شافعی (م ۹۰۲ھ) نے تحریر کیا ہے:-

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم: يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف ما لم يكن موضوعاً، واما الاحكام كالاحلال والحرام والبيع والنكاح والطلاق وغير ذلك فلا يعمل فيها الا بالحديث الصحيح والحسن الا ان يكون في احتياط شيء من ذلك كما اذا ورد حديث ضعيف بكراهة بعض البيوع او الا نكحة فان المستحب ان يتنزه عنه ولكن لا يجب۔ (الاذکار ص ۷۸، القول البدیع ص ۲۵۸)

ترجمہ: محدثین اور فقہاء کرام نے کہا ہے: فضائل اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل جائز اور مستحب ہے جب کہ وہ موضوع نہ ہو، لیکن حلال و حرام، خرید و فروخت، نکاح و طلاق وغیرہ کے احکام میں عمل نہیں کیا جائے گا۔ سوائے حدیث صحیح اور حسن کے، مگر ان احکام میں کسی چیز کے بارے میں احتیاط کے طور پر، جیسے کہ بعض خرید و فروخت یا نکاح کے بارے میں ضعیف حدیث آئی ہیں پس ان سے بچنا مستحب ہے لیکن واجب نہیں۔

اس طرح اور ائمہ نے بھی ضعیف حدیث کے بارے میں کاروبار اختیار کیا ہے۔ امام ابوالحسن جرجانی (م ۸۱۶ھ) فرماتے ہیں: يجوز عند

العلماء التساهل في اسانيد الضعيف دون الموضوع من غير بيان
ضعفه في المواعظ والقصاص و فضائل الاعمال ، لا في الصفات الله
تعالیٰ و احكام الحلال والحرام۔

ترجمہ: علماء کے نزدیک ضعیف حدیث کی سندوں میں نرمی جائز ہے، موضوع
میں نہیں بغیر اس کا ضعف بیان کرنے کے وعظ و نصیحت، واقعات اور فضائل
اعمال میں۔ اللہ کی صفات اور حلال و حرام میں (یہ نرمی جائز) نہیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يعمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال باتفاق العلماء
(مرقات ۱۹۰/۳) فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جاتا ہے اس پر
علماء کا اتفاق ہے۔

فضائل اعمال اور فضائل وغیرہ میں بہت سے محدثین نے ضعیف
احادیث روایت کی ہیں اور بعد کے محدثین اور علماء و فقہاء نے اپنی تصانیف میں
ان کو درج کیا ہے اور ان سے استدلال کیا ہے۔ مثلاً علامہ ابن تیمیہ کو دیکھئے
انہوں نے الکلم الطیب میں جو احادیث تحریر کی ہیں ان میں سے ساٹھ ضعیف
حدیثیں شیخ البانی صاحب نے نکال دیں اور اس کا نام صحیح الکلم الطیب رکھا۔

اب دو سوال ہیں (۱) کیا علامہ ابن تیمیہ اتنے بڑے محدث کو
ضعیف حدیثیں معلوم نہ تھیں؟ (۲) اگر ان کا ضعف معلوم تھا تو درج کیوں کیوں؟
ظاہر ہے کہ ان احادیث کا ضعف معلوم تھا اور اس بارے میں ان کا
موقف بھی وہی تھا جو امام نووی اور امام سخاوی رحمہما اللہ نے تحریر فرمایا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

علامہ شمس الدین ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ
کے شاگرد

امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں احادیث کا
ضعف ذکر کرنے کے باوجود تحریر کیا ہے:

نصف شعبان کا روزہ رکھنا منع نہیں ہے کیونکہ ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵)
کے روزوں میں سے ایک روزہ ہے جو ہر ماہ میں رکھے جاتے ہیں جو احادیث
سے ثابت ہیں اور خصوصیات کے ساتھ شعبان کے روزے رکھنے کے
بارے میں حکم وارد ہے۔ (للائف المعارف ۲۶۱)

اس کے بعد انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت تحریر کی ہے،
اکثر نے ان کو ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ان احادیث میں سے بعض کو صحیح
کہا ہے اور اپنی صحیح میں ان کو سند کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان
۴۷۰/۷)

اس کے بعد علامہ ابن رجب حنبلی نے حضرت عائشہ، ابو موسیٰ اشعری
اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ احادیث تحریر کی ہیں اور لکھتے ہیں:
ابن حبان نے اپنی صحیح میں تخریج کیا ہے حدیث معاذ کو مرفوعاً (نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) (للائف المعارف ص ۲۶۱، ۲۶۲)

اس کے بعد حضرت عثمان بن ابی العاص کی حدیث مرفوعہ ذکر کی ہے
پھر نوفل بکالی کی روایت نقل کی ہے، اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں:
شعبان کی پندرہویں رات شام کے تابعین خالد بن معدان، مکحول

اور لقمان بن عامر رحمہ اللہ وغیرہ اس رات کی تعظیم کرتے تھے اور اس میں عبادت بڑی محنت سے کرتے تھے، ان حضرات سے لوگوں نے اس رات کی فضیلت اور عظمت حاصل کی۔۔۔

جب اور شہروں میں یہ بات مشہور ہوئی تو لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ جواز اور عدم جواز کی بحث کے بعد لکھتے ہیں:

مسجدوں میں جمع ہونا نماز پڑھنے، قصے بیان کرنے اور دعا کیلئے مکروہ ہے، اور آدمی کا اکیلے نماز پڑھنا اس رات میں مکروہ نہیں ہے، یہ قول امام اہل شام اور ان کے فقیہ عالم کا ہے وَهَذَا هُوَ الْأَقْرَبُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (اور یہی بات زیادہ قریب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا)

پہلے علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان چل رہا تھا۔
پندرہویں شب شعبان کے بارے میں مزید روایات تحریر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

فَيُبْفِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَفَرَّغَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَدَعَائِهِ بِغُفْرَانِ الذُّنُوبِ وَسِتْرِ الْعُيُوبِ وَتَفْرِيجِ الْكُرُوبِ، وَإِنْ يَقْدُمَ
عَلَى ذَلِكَ التَّوْبَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتُوبُ فِيهَا عَلَى مَنْ يَتُوبُ۔
ترجمہ: مومن کو چاہیے کہ وہ اس رات فارغ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے
اور اس سے گناہوں کی معافی، عیبوں پر پردہ اور مشکلات کے حل کی دعا کے
لیے، اور اس سے پہلے گناہوں سے توبہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا
ہے اس رات میں جو اس سے توبہ کرے۔

اس کے بعد انہوں نے چار شعر بڑے مناسب حال میں تحریر کیے ہیں:

فَقَمِ لَيْلَةَ النِّصْفِ الشَّرِيفِ مَصْلِيَا فَاشْرَفَ هَذَا الشَّهْرَ لَيْلَةَ نِصْفِهِ
فَكَمْ مِنْ فَنَى قَدْ بَلَّتْ فِي النِّصْفِ غُفْلَا وَقَدْ نَسَخَتْ فِيهِ صَحِيفَةُ حَتْفِهِ

marfat.com

Marfat.com

فبادر بفعل الخير قبل انقضائه
وصم يومها لله واحسن رجائه
وها ذر هجوم الموت فيه بصرفه
لتظفر عند الكرب منه بلطفه
مساجد میں اجتماعی شب بیداری کو بعض فقہا حنفیہ نے بھی مکروہ لکھا ہے:

نور الايضاح میں ہے: تندب احياء ليالي العشر الاخير من
رمضان واحياء ليلتي العيدين وليالي عشر ذي الحجة وليلة النصف
من شعبان، ويكره الاجتماع على احياء ليلة من هذه الليالي في
المساجد، (فصل في تحية المسجد وصلوة الضحى واحياء الليالي)
ترجمہ: رمضان کے عشرہ (دس) اخیر کی راتوں کو زندہ رکھنا (عبادت و ذکر کرنا)
اور دونوں عیدوں کی راتوں کو اور ذوالحجہ کے عشرہ اول (پہلے دس دنوں) کی
راتوں اور نصف شعبان (پندرہویں) رات کو زندہ رکھنا مستحب ہے۔

اور ان راتوں میں سے کسی رات کو عبادت کیلئے مسجدوں میں جمع ہونا
مکروہ ہے۔ نور الايضاح کی شرح مراقی الفلاح میں اسکی مزید تاکید موجود
ہے

اہل مکہ کا عمل

گزشتہ دور سے آج تک اہل مکہ شعبان کی پندرہویں رات عام مرد اور
عورتیں مسجد حرام کی طرف نکلتے تو نماز (نفل) پڑھتے اور طواف کرتے، اور صبح
تک اپنی رات کو زندہ رکھتے، مسجد حرام میں قرآن پڑھتے یہاں تک کہ پورا قرآن
ختم کرتے اور نماز پڑھتے۔ اور وہ آدمی بھی ہوتے جو ان میں سے اس رات سو
رکعت اس طرح پڑھتے الحمد کے ساتھ دس بار قل ہو اللہ احد پڑھتے۔ اور اس رات
آب زمزم لیتے اور پیتے اور اس سے غسل کرتے، اور اپنے پاس بیماروں کے لیے
محفوظ رکھتے، اور اس رات میں اس عمل سے برکت حاصل کرتے۔

marfat.com

Marfat.com

اس رات کے بارے میں بہت سی حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔
(اخبار مکہ للامام ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق الفاکہی) من علماء القرن الثالث

الہجری

حضرت مجدد اور نصف شعبان

شیخ محمد سعید اور شیخ محمد معصوم رحمہما اللہ حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی تھیں کہ شب براءت کو حضرت مجدد قدس سرہ خلوت خانہ میں شب بیداری فرما رہے تھے کہ دو حصے رات گزری ہوگی یکا یک مکان کے اندر تشریف لائے، میں مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی تھی، میں نے دریافت کیا کہ آپ نے نماز تہجد ادا کر لی؟ فرمایا ابھی نہیں، چونکہ میں اپنے میں کسی قدر سستی پاتا ہوں، اس لیے میرا دل چاہتا ہے کہ قدرے آرام کر کے تہجد کے واسطے اٹھوں، بعد اس کے ایک لمحہ خواب استراحت فرما کر اٹھے، اور پانی طلب کر کے وضو کیا، میری زبان سے نکلا، خدا جانے آج کی رات کس کا نام ورق ہستی سے مٹایا گیا ہوگا، اور کس کا لکھا گیا ہوگا؟
آپ نے فرمایا: کہ تم از روئے شک و تردید میں کہتی ہو، کیا حال ہوگا اس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے کہ نام اس مٹا دیا گیا۔

اس میں اشارہ اپنی جانب تھا۔

(وصال احمدی ص ۵)

marfat.com

Marfat.com

علمائے اہل حدیث
اور

شبِ برات

marfat.com

Marfat.com

مولانا ابراہیم میرسیا لکھتے ہیں:-

محدثین کا مذہب یہ ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث سے ثابت ہو اس پر عمل
بلا تردد کیا جائے۔ اور اس میں کسی دیگر کی مخالفت کا اندیشہ نہ کیا جائے۔ اور
فضائل اعمال میں اگر کوئی حدیث ضعیف ہو یا اس کے طرق کئی ایک ہوں جو
ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں تو اس میں بھی چنداں حرج نہیں دیکھا گیا۔
چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ مصنفی شرح فارسی موطا امام مالک میں
فرماتے ہیں:-

سلف استنباط مسائل و فتاویٰ میں دو طرق پر تھے۔ ایک وہ کہ قرآن و
حدیث اور آثار صحابہ کو جمع کر کے ان سے استنباط کرتے تھے۔ اور یہ طریقہ
اصل راہ محدثین کا ہے۔ (ص ۴)

اسی طرح شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ حنفی مجموعہ
المکاتیب والرسائل میں رسالہ نمبر ۱۱۰ القامۃ المراسم میں فرماتے ہیں:-
محدثین کا طریقہ منصوص پر عمل کرنے کا ہے جو صحیح روایت سے ثابت
ہو۔ مع اس کے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔
خصوصاً جبکہ ان کے متعدد طرق ہوں۔ اور ایک دوسرے سے قوت پکڑ سکتی
ہوں۔

علاوہ ازیں وہ محدثین جنہوں نے یہ احادیث روایت کیں یا جنہوں
نے اپنی تصانیف میں نصف شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت کے لیمان
احادیث کو تحریر فرمایا، کیا وہ سب ان کے ضعف سے بے خبر تھے؟ یہ ہیں چند
محدثین، ان کے نام ملاحظہ کیجئے:-

متوفی ۲۷۵ھ

۱۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ

marfat.com

Marfat.com

- ۲۔ امام ابو بکر عمرو بن ابو عامر ضحاک شیبانی
متوفی ۲۸۷ھ
- ۳۔ امام ابو بکر احمد علی بن سعید اموی مروزی
متوفی ۲۹۲ھ
- ۳۔ امام ابو بکر احمد بن عمرو بصری عسکری
متوفی ۲۹۲ھ
- ۵۔ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی
متوفی ۲۹۷ھ
- ۶۔ امام عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن احمد بن عمر بن کثیر قرشی دمشق
متوفی ۵۰۹ھ
- ۷۔ امام محی السنہ رکن الدین ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی
متوفی ۵۱۶ھ
- ۸۔ امام زکی الدین ابو عبد اللہ العظیم بن عبد القوی منذری
متوفی ۶۵۶ھ
- ۹۔ شیخ الاسلام ابو زکریا نووی
متوفی ۶۷۶ھ
- ۱۰۔ امام شرف الدین ابو عبد اللہ مؤمن خلف دیلمی
متوفی ۷۰۵ھ
- ۱۱۔ امام محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی
متوفی ۷۳۷ھ
- ۱۲۔ امام ابو بکر بن احمد بن الحسین بیہقی
متوفی ۴۵۸ھ
- ۱۳۔ امام ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار دیلمی
متوفی ۵۰۹ھ
- ۱۴۔ امام زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد بن رجب حنبلی
متوفی ۷۹۵ھ
- ۱۵۔ امام نور الدین علی بن ابو بکر یثربی
متوفی ۸۰۷ھ
- ۱۶۔ امام شہاب الدین ابو الفضل بن حجر عسقلانی
متوفی ۸۵۲ھ
- ۱۷۔ امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی
متوفی ۹۰۲ھ
- ۱۸۔ امام علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی
متوفی ۹۷۵ھ
- ۱۹۔ امام ابو عبد اللہ محمد اسحاق الفاکہی
متوفی ۱۳۰۰ھ
- ۲۰۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی
متوفی ۱۱۴۳ھ
- ۲۱۔ امام عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی
متوفی ۱۱۴۳ھ

امام اہل حدیث سید نواب صدیق حسن خان بھوپالی

شب برأت

برس بھر میں جتنے دن اور راتیں عمدہ ہیں ان کا بیان یہ ہے:
کہ سال میں پندرہ راتیں ہیں طالب آخرت کو ان سے غافل نہیں
ہونا چاہیے وہ راتیں خیر کی راتیں، اور تجارت کی جگہیں ہیں، ورنہ پھر مراد کونہ
پہنچے گا۔

چھ راتیں رمضان کی جن میں سے تو پانچ اخیر عشرے کی طاق راتیں
ہیں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ان میں شب قدر کی جستجو کی جاتی ہے۔ اور ایک ۱۷
شب رمضان کی ہے جسکی صبح کو یوم الفرقان اور یوم النقی الجمعان ہوا تھا، اسی
روز میں جنگ بدر ہوئی تھی۔

ابن الزبیر نے کہا کہ یہ رات شب قدر کی ہے۔ باقی نور راتیں یہ ہیں:
(۱) شب غرہ محرم (۲) شب عاشوراء (۳) شب اول ماہ رجب (۴) ۱۵ رجب
(۵) ۲۷ رجب اس رات میں معراج ہوئی تھی، لیکن اس رات کی نماز جس کو لیلۃ
الرعائب کہتے ہیں، بدعت ہے، سنت سے ثابت نہیں ہے۔ (۶) ۱۵ شعبان
سلف اس رات میں نماز نفل پڑھتے تھے (۷) شب عرفہ، (۸) شب ہشتم، نہم
عیدین۔

باقی رہے دن سال تمام کے، سوائس دن ہیں جن میں وظائف کا
پاپے پڑھنا مستحب ہے۔ ایک عرفہ دوم عاشوراء سوم ۲۷ رجب، چہارم دن ۱۷
رمضان کا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پنجم دن ۱۵ شعبان کا، ششم جمعہ کاروز، ہفتم
عید کا دن اور دس دن ذی الحجہ کے، ان کو ایام معلومات کہتے ہیں اور چونکہ عرفہ
پہلے گزر چکا ہے تو یہ نوروز ہوئے اور تین دن امام تشریق کے گیارہ، بارہ، تیرہ،

marfat.com

Marfat.com

ان ایام کو معدودات کہتے ہیں۔

(عمارہ الاوقات ص ۲۶ مصنفہ سید نواب صدیق حسن خان بھوپالی رحمہ اللہ)

مشہور اہل حدیث عالم علامہ وحید الزماں اور

شب براءت

باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان

شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت

یہ رات بھی متبرک ہے اور اس کی فضیلت میں کئی احادیثیں وارد ہوئیں ہیں، گوان کے اسناد میں ضعف ہے، بعض روایتوں میں ہے کہ یہ رات جائزہ کی ہے، سال بھر جو کچھ ہوتا ہے جینا، مرنا، پیدا ہونا سب اس رات کو لکھ دیا جاتا ہے، بہر حال اس رات کو عبادت اور ذکر الہی کرنا چاہیے۔

افسوس ہے جاہلوں نے اس کے بدل یہ نکالا ہے کہ اس رات کو آتش بازی چھوڑتے ہیں، جو محض اسراف (فضول خرچی) اور حرام ہے، اور بعضے حلوہ پکا کر مردوں کے فاتحہ دیتے ہیں، اور دکن میں پلاؤ پکاتے ہیں۔ ان باتوں کی شریعت سے کوئی اصل نہیں ہے، اور جو فعل شریعت سے ثابت نہ ہو وہ مردود ہے، شب براءت کا حلوہ اور عید کی سنویاں اور آخری چہار شنبہ کی گھونگیاں یہ سب واہیات (فضول) ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول الا من استغفر لي فاغفر له الا من استغفر لي فارزقه الا من استغفر لي فاعافيه الا كذا حتى يطلع الفجر۔

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس میں عبادت کرو اور اس دن کا روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس رات نزول فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف آفتاب غروب ہوتے ہی، پس فرماتا ہے: کوئی ہے جو بخشش چاہتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو بخش دوں، کوئی ہے جو روزی مانگتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کوئی بیمار ہے کہ میں صحت عطا کر دوں، کوئی ایسا ہے؟ کوئی ایسا ہے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو۔

ف: یعنی پندرہویں تاریخ کی بعض اگلے بزرگوں سے منقول ہے کہ وہ شب براءت میں یہ دعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، ہم

کو معاف کر دے!

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود سے یہ دعا منقول ہے:

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَ أَشْيَاءَ فَامْحُهَا، وَإِنْ كَتَبْتَ سَعْدَاءَ وَإِنْ كُنْتَ كَتَبْتَ سَعْدَاءَ فَالْبُتْنَا، فَإِنَّكَ تَمَحُّوْا مِنْ تَشَاءَ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ

ترجمہ: اے اللہ! تو نے ہمیں بد بختوں میں لکھا ہے تو اس کو مٹا دے، اور اپنے نیک بندوں میں لکھ دے، اور اگر تو نے نیک بندوں میں لکھا ہے تو اسے باقی رکھ، سو بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور تیرے ہی پاس اصل لکھا ہوا ہے ج

(رفع الحما من سنن ابن ماجہ ۴۶۹/۴۷۰)

۱/ ج دعاؤں کا ترجمہ علامہ وحید الرحمن صاحب نے نہیں کیا تھا۔ یہ ترجمہ مرجب نے کیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائل شعبان



حضرت علامہ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

ماہ شعبان کے فضائل بعض تو صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جن کی معلّمہ احادیث ضعیف ہیں۔ اور بعض سخت منکر ہیں۔ ہم اس رسالہ میں بنیاد کار تو صحیح احادیث پر رکھیں گے، لیکن اگر کوئی ضعیف بھی ذکر کریں گے تو شخص تائید کے لئے جس کی اپنی حالت بھی ایسی نہ ہوگی جسے محدثین سے بالاتفاق منکر و موضوع قرار دیا ہو، مگر اس کا مال ذکر کر کے۔ واللہ ولی التوفیق۔

احکام شریعت کے دو درجے

چونکہ احکام شریعت کا بوجہ اولادِ آدمؑ پر ہے۔ اور بنی آدمؑ باعتبار استعداد و قابلیت کے اور بلحاظ کاروبار اور اشغال کے اور از روئے حالاتِ شخصیہ کے مختلف درجات و حالات پر ہیں۔ اس لئے شریعتِ اسلامی کے احکام بھی دو درجوں پر رکھے گئے ہیں۔ یعنی فرائض اور نوافل۔

فرائض | فرائض کا نصاب تو سب پر لازم ہے جو سب کو ان آداب و شرائط سے جو قرآن و حدیث میں مفصل مذکور ہیں، ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور بغیر ان کی ادائیگی کے عاقبت میں نجات کا وعدہ نہیں ہے۔ لیکن نوافل کی ادائیگی اور ترک میں درجات متفاوت ہو جاتے ہیں،

آنحضرتؐ کی اسی نقطہ خیال سے آنحضرتؐ فرائض کے علاوہ نقلی عبادت میں بھی ریاضت عبادت نہایت کوشش کرتے تھے۔ وہ ریاضت خواہ نماز کی صورت میں ہو یا روزہ کی صورت میں، یا جہاد کی صورت میں، یا تبلیغ دعوت و ارشاد کی صورت میں، سب میں نہایت درجے کے ریاضت کش تھے۔

اس نمبر سے پہلا نمبر یعنی نمبر ۵ ریاضت "بصورت نماز" کے بیان میں تھا اور یہ نمبر یعنی نمبر ۶ ریاضت "بصورت روزہ" کے بیان میں ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے، اور حرم کی زکوٰۃ روزہ ہے (مشکوٰۃ ص ۱۲) رمضان شریف کے روزے تو فرض ہیں اور باقی تمام آیات کے قائل ہیں۔ آپؐ نقلی روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے چونکہ آپؐ نقلی روزے سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں رکھتے تھے اس لیے اس رسالہ کا نام فضائل شعبان رکھا گیا ہے۔

فضائل شعبان | اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا کہ کسی مہینے کے سارے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے۔ اور شعبان سے زیادہ روزے کسی دیگر ماہ میں رکھتے بھی نہیں دیکھا۔
(رواہ الستہ (تیسرے المجلد اول ص ۳۵۳)

۱۲۔ اسی طرح اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا کہ سوائے شعبان اور رمضان کے، دیگر مہینوں میں دو ماہ پہلے پہلے روزے رکھتے ہوں۔
(رواہ اصحاب السنن (تیسرے المجلد اول ص ۳۵۳)

ان احادیث سے واضح ہے کہ آنحضرتؐ نقلی روزے سب مہینوں سے

marfat.com

Marfat.com

زیادہ شعبان میں رکھے تھے۔ علاوہ برائے ہر مہینہ میں تین روزے آیام بھیج کے بھی رکھتے تھے۔

اس کی وجہ آنحضرتؐ کے پیارے حضرت اسامہ بن زیدؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے آپ کو دوسرے مہینوں میں شعبان کے برابر (نفل) روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وہ مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے۔ لوگ اس سے غافل ہیں، اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ رب العالمین کی طرف لوگوں کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں پس میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سب ازواج مطہرات سے محبت تھی لیکن ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اس بارے میں خاص خصوصیت حاصل تھی، اسی طرح ام المؤمنین حضرت سلمہؓ بھی جہاں صورت اور کمال عقل میں متانہ تھیں، چنانچہ ابن حجرؒ اصحاب میں فرماتے ہیں:-

”وكانت أم سلمة موصوفة بالجمال البارع والعقل البالغ والبراء القاصب“ (جلد ہشتم ۸۸۸) یعنی حضرت ام سلمہؓ فوقیت جہاں اور کمال عقل اور

درستی رائے سے موصوف تھیں۔ جو لوگ آنحضرتؐ کی کثیرالازدواجی پر اعتراض کرتے ہیں، وہ ذرا سوچیں کہ آپؐ کی دو چاہتی بیویاں آپؐ کی شدت ریاضت کی کسی شہادت دیتی ہیں۔

انہی دونوں بیویوں کی روایتیں تمانہ تہجد کے لیے، شب بیداری کر بخ کے متعلق نقل ہو چکی ہیں۔ پس جو شخص اپنی پیاری بیویوں کے پاس ہوتے رات نماز میں گزارتا ہے اور دن کو کثرت سے روزے رکھتا ہے، اس کی طرف خواہش نفس کو نسبت کرنا حقیقت شناسی سے بہت دور بلکہ صریح ظلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا، اور آپؐ کے بعد جو بھی نکاح کیا، اس کی غرض وغایت نہایت پاک تھی۔ اور وہ سب نکاح

اشاعت و تقویت دین کے لیے تھے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔ ۱۲ منہ ۱۳۔ آیام بھیج کے تین دن ہر مہینے کی ۱۲-۱۳-۱۵ تاریخ کو کہتے ہیں جن میں دن رات برابر روزه رکھتے ہیں۔ ۱۴ منہ۔

marfat.com

Marfat.com

عمل ایسی حالت میں مرفوع ہو کر اس وقت میں روزہ وارد ہوں۔

(رواہ النسائی (تیسرا اصول جلد ۱: ص ۳۵۲)

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ خدا نے تعالیٰ کے نزدیک شعبان کی ایک خاص فضیلت ہے۔

دیگر وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت مبنی بر حکمت ہے اور کسی نہ کسی برائی کو دور کرنے والی ہے۔ آنحضرتؐ سے پیشتر اور آپ کے شروع وقت میں بھی عرب میں ڈاکہ زنی اور رہزنی کا عام رواج تھا۔ لیکن باوجود اس کے وہ اشہر حرام میں عام طور پر ڈاکہ سے باز رہتے تھے۔ اشہر حرام چار ہیں:

۱۔ ذیقعدہ ۲۔ ذی الحجہ ۳۔ محرم تینوں متواتر اور چوتھا رجب

پس جب وہ رجب میں بوجہ اس کے اشہر حرام میں سے ہونے کے رہزنی سے باز رہتے تھے، تو رجب کے گزر جانے کے بعد ماہ شعبان میں اس غرض کے لئے ملک میں ہر طرف منتشر ہوجاتے تھے اس لئے اس مہینے کا نام شعبان پڑا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:-

وَسَمِيَ شَعْبَانَ لِتَشْعِبِهِمْ فِطْلِبِ الْمِيَاهِ أَوْ فِي الْغَارَاتِ بَعْدَ أَنْ يُخْرِجَ شَهْرُ رَجَبِ الْحَرَامِ وَهَذَا أَوَّلِي مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ وَقِيلَ فِيهِ عَيْرُ ذَلِكَ

(فتح الباری مطبوعہ دہلی جزو ہشتم ص ۲۹۶)

لہ۔ یعنی پانی کی طلب میں نکلنے والی وجہ کی نسبت غارت گری کے لئے نکلنے کی وجہ زیادہ اولیٰ ہے۔ ۱۳

marfat.com

Marfat.com

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک کی اس بدعات کے دور کرنے کے لیے اس مہینے میں بجائے ڈاکہ ڈالنے کے روزہ رکھنے کی سنت قائم کی جس میں ترک طمع، ضبط نفس اور فاقہ کشی کی ریاضت ہے جس سے غارتگری وغیرہ ظلم و تعدی کی عادتیں خود بخود چھوٹ جاتی ہیں۔

مسئلہ: بعض لوگ شعبان کی آخری تاریخ کو روزہ رکھتے ہیں۔ اس خیال سے کہ شاید یہ رمضان کی پہلی تاریخ ہو۔ یا وہ اس کو رمضان شریف کی آمد کی سلامی گزانتے ہیں۔ کوئی دینی امر خواہ اعتقادی ہو خواہ عملی، اس میں یقین ہونا چاہیے۔ شک میں یقین قلبی اور اطمینان خاطر نہیں تو وہ اعتقاد یا عمل کیا ہوا؟

چنانچہ جامع ترمذی میں حضرت عمار بن یاسرؓ صحابی کا قول ہے کہ جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا، اس نے ابوالقاسم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

یہ رمضان شریف کی آمد کی سلامی کے روزے کی بابت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف سے ایک دن یا دو دن پیشتر روزہ نہ رکھو۔ مگر اس صورت میں کہ کوئی شخص (شعبان میں) روزہ سے رکھتا آیا ہو، اور وہ ایک یا دو دن ان روزوں میں آجائیں۔ (ترمذی)

۱۔ ابوالقاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت ہے۔ قاسم آپ کے سب سے بڑے

بیٹے کا نام ہے جو صغر سنی میں فوت ہو گئے۔ ۱۲ منہ

۲۔ ترمذی کتاب الصوم صفحہ ۱۲۰ جلد اول ۱۲۔

۳۔ ترمذی جلد اول صفحہ ۱۲۰، ۱۲ منہ

marfat.com

Marfat.com

فضیلت نصف شعبان

قرآن شریف میں سورۃ دخان میں جو فرمایا ۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ یعنی ہم نے قرآن شریف کو برکت والی رات میں اتارا ہے۔ (پ ۱، ۲۵)

اس کی نسبت بعض مفسرین عکرمہ وغیرہ کا قول ہے کہ اس سے نصف شعبان کی رات مراد ہے لیکن مجہور مفسرین اور محدثین اس کی تردید کر کے لکھتے ہیں کہ اس رات سے مراد لیلۃ القدر ہے جس میں قرآن شریف لوح محفوظ سے نقل ہو کر آسمان و دنیا پر آیا۔ چنانچہ سورۃ قدر پارہ ۳۰ میں فرمایا ۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ یعنی ہم نے قرآن شریف کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔ اور سورۃ بقرہ میں فرمایا ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

یعنی روزوں کا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن شریف اتارا گیا۔ ان دونوں آیتوں کو ملانے سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن شریف لیلۃ القدر میں اتارا گیا۔ اور لیلۃ القدر رمضان شریف میں ہے۔

اس کی تائید میں صحیحین وغیرہما کی احادیث بھی زیرِ نظر ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ تم لیلۃ القدر کو رمضان کے پچھلے وہلے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ پس سورۃ دخان میں فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ سے فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہی مراد ہے۔ اور پس۔

۶، حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں، ایک رات آنحضرتؐ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے تو آپؐ کا سجدہ بہت لمبا ہو گیا۔ میں نے گمان کیا کہ آپ قبض ہو گئے۔ جب میں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو میں اٹھی اور آپؐ کا انگوٹھا دیکر کہہ دیا یا آپؐ بے تو میں واپس آگئی پس میں نے آپؐ کو سجدے کی حالت میں یہ کہتے سنا۔

أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنْكَ إِلَيْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا
أَتْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ۱۲

یعنی خداوند! میں تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں،
ساتھ تیری رضا مندی کے تیری خفگی سے، اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری
ذات کے تجھ سے اور (بھاگ کر تیری ہی طرف آتا ہوں) میں تیری ثناء
تجھ پر گن نہیں سکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے خود اپنی ذات کی ثنا کی۔

(اس کے بعد جب آپؐ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے
تو مجھے فرمایا اَيَا عَائِشَةُ يَا حَمِيْرَةُ (لالہ لڑی) کیا تو نے گمان کیا کہ میں نے تیری حق تلفی کی؟
میں نے عرض کیا نہیں۔ خدا کی قسم اے خدا کے رسولؐ (ایسا خیال نہیں تھا، لیکن آپؐ
کی سجدہ کی دراندازی سے مجھے گمان گزرا کہ آپ قبض ہو گئے ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا
کیا تو جانتی ہے کہ آج کون سی رات ہے میں نے عرض کیا، خدا اور خدا کا رسولؐ بہتر
جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نصف شعبان
کی رات کو اپنے بندوں پر نظر کرتا ہے، تو خشش مانگنے والوں کو بخشتا ہے۔ اور رحمت

۱۲ حضرت عائشہؓ کو ان کے گورے رنگ کی وجہ سے حمیرا بھی کہتے تھے یعنی لالہ لڑی ۱۲ منہ ۶

طلب کرنے والوں پر رحمت کرتا ہے۔ اور اہل کینہ کو چھوڑ دیتا ہے جس طرح کہ وہ ہوتے ہیں۔

۳، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی سب مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے پس سب خلقت کے گناہ معاف کر دیتا ہے سوائے مشرک کے اور کینہ ور کے۔

یہی مضمون جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اور وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے قوت پکڑ سکتی ہے۔

۴، ترمذی و تہذیب للندری برعائش مشکوٰۃ ص ۱۸، امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا:۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے علامہ ابن عارث کے طریق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ اور کہا کہ یہ "مرسل جید" ہے۔ یعنی علامہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا نہیں۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو ترمذی و تہذیب ہی میں دوسرے مقام پر "باب التہاجر ص ۴۲۸" میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ احتمال ہے کہ علامہ نے یہ حدیث مکمل سے لی ہو، یہ عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کہتا ہے کہ روایت مکمل کے واسطے سے کسی ایک دیگر صحابہ رضی اللہ عنہ سے بھی مرزی ہے۔ مثلاً کثیر بن مرہؓ، اور ابو ثعلبہؓ سے (دیکھو ترمذی و تہذیب ص ۴۲۸)۔

گویا یہ سب طرق مرسل ہیں لیکن دیگر مختلف صحابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہونے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مسئلہ بے بنیاد نہیں ہے۔ خصوصاً حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ملحوظ رکھنے سے جو اس کے بعد مندرجہ درج کی ہے صاف کس بنا ہے۔ ۱۲ منہ

۵، امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہا "روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں، اور بیہقی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہی طرح سا تھا ایسی اسناد کے جس میں کوئی باریق نہیں۔ ۱۲ منہ

نصف شعبان کا روزہ | نصف شعبان کا روزہ رکھنے کی بابت سوائے حضرت

علیؑ کی روایت کے اور کوئی روایت نہیں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے :-

”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم اس میں قیام کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھو، کیونکہ اس میں مغرب کے وقت پہلے آسمان پر خدا تعالیٰ (کی تختی) کا نزول ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے، کیا کوئی بخشش ملنے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں؟ کیا کوئی رزق ملنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا کوئی مبتلا ہے (معصیت) ہے کہ میں اسے عافیت دوں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ خدا تعالیٰ اسی طرح فرماتا رہتا ہے حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔“ (ابن ماجہ متا)

لیکن خالص اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ابن عباسی سہرہ ہے جسے امام احمد نے قہوٹی حدیثیں بنانے والا قرار دیا ہے۔ اور امام بخاری وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے اور امام انسائی نے کہا مستروک ہے۔

اس روایت کے مقابلہ میں ایک اور روایت ہے جسے امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب نفث شعبان باقی رہ جائے تو روزہ نہ رکھو۔

اما ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ اور اس کے معنی بعض اہل علم سے یہ بتانے میں کہ کوئی شخص (شعبان کے نصف اول میں تو) روزے نہ رکھتے، لیکن جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ جائیں تو رمضان کی وجہ سے روزے نہ رکھنے

شروع کر دے (سویہ بات منع ہے) جیسے حضرت ابو ہریرہؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پیشتر روزے نہ رکھو۔ (الحديث)

ظاہر ہے کہ یہ روایت حضرت علیؓ والی روایت کے معارض نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص نصف شعبان والے دن کے روزے کا حکم ہے۔

دیگر یہ کہ ممانعت والی حدیث میں علت رمضان کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے۔ اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی فضیلت ملحوظ ہے پس ہر دو احادیث اپنے اپنے موقع پر ہیں۔

دیگر احادیث | حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اس رات میں یعنی نصف شعبان کی رات میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے پوچھا حضرت کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ۔

- ۱۔ اس میں لکھا جاتا ہے، ہر بچہ بنی آدم کا جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہو۔
- ۲۔ اس میں لکھا جاتا ہے، ہر شخص بنی آدم میں سے جو اس سال مرنے والا ہے۔ اور
- ۳۔ اس میں ان کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں۔ اور
- ۴۔ اس میں ان کے رزق اترتے ہیں۔ (الحديث)

۱۔ دیکھو اسی رسالہ کا صفحہ ۱۲ منہ ۲۔ حضرت علیؓ والی روایت پر جو جمع ہے وہ بحال خود ہے۔ اس جگہ دونوں حدیثوں کے معنوں میں جو تعارض کا دم پڑ سکتا ہے اس کو رفع کیا ہے۔ ۱۲

۳۔ مشکوٰۃ ص ۱۰۴

۲۔ امام بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حیرا نزلنے آکر ذکر کیا کہ یہ رات نصف شعبان کی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ دوزخ سے اتنے لوگ آزاد کرتا ہے جتنے قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بال ہیں۔ لیکن، خدا تعالیٰ اس رات میں نظر رحمت نہیں کرتا طرف مشرک کی۔ اور نہ طرف کینہ دوز کی۔ اور رشتہ وادی کے پیوند کو قطع کرنے والے کی طرف۔ اور نہ دیکر ہم سے اپنا تہنید یا پا جامہ (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والے کی طرف، اور نہ اپنے ماں باپ کے ستانے والے کی طرف اور نہ شراب نوشی پر ہمیشگی کرنے والے کی طرف۔

ایک روایت میں قاتل نفس کا بھی ذکر آیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ شبِ برأت میں اُس شخص کی طرف بھی نہیں دیکھتا۔ جس نے کسی بے گناہ کو قتل کیا ہو۔

خلاصۃ الباب

محدثین کا مذہب یہ ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث سے ثابت ہو اس پر عمل بلا تردد کیا جائے۔ اور اس میں کسی دیگر کی مخالفت کا اندیشہ نہ کیا جائے۔ اور فضائل اعمال میں اگر کوئی حدیث ضعیف ہو یا اُس کے طرق کئی ایک ہوں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں تو اس میں بھی چنداں حرج نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے شرح فارسی موطا امام مالکؒ میں فرماتے ہیں۔

”سلف استنباط مسائل و فتاویٰ میں دو طریق پرستے۔ ایک وہ کہ قرآن و

۱۔ بہ تزیین و ترمیم مطبوعہ برعاشیہ مشکوٰۃ ص ۱۷۹

۲۔ بہ تزیین و ترمیم مشکوٰۃ قال المتذہبی رواہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق بن یونس

marfat.com

Marfat.com

حدیث اور آثار صحابہؓ کو جمع کر کے اُن سے استنباط کرتے تھے۔ اور یہ طریقہ اصل
راہِ محدثین کا ہے۔ (ص ۴)

اسی طرح شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی حنفی مجموعہ المکاتیب والرسائل میں
رسالہ نمبر ۱۰ اقامۃ المراسم میں فرماتے ہیں۔

محدثین کا طریقہ منصوص پر عمل کرنے کا ہے جو صحیح روایت سے ثابت ہو۔
مع اس کے کہ فقائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔ خصوصاً
جیکہ اُن کے متعدد طرق ہوں۔ اور ایک دوسرے سے قوت پُر کرسکتی ہوں۔
پھر اس سے تھوڑا آگے فرماتے ہیں۔

”اور ہفتوں کے دنوں کی اور مہینوں کی اور رات اور دن کے اوقات کی اکثر
منازیں محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ہوتیں، بلکہ جو احادیث و آثار اُن کے
مستقل وارد ہیں وہ موضوع و باطل ثابت ہوتی ہیں۔ اور

منازہ رقاشب جو ماہِ رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو مخصوص طریقہ سے ادا کی جاتی
ہے۔ اور مشائخ میں مشہور و معروف ہے، محدثین کے نزدیک اسی قبیل سے ہے
یعنی موضوع و باطل ہے، اور وہ اس سے منع کرنے اور اس کی بُرائی بیان کرنے میں
تہایت اکتفا کرتے ہیں۔ اور جو حدیث کہ اس کی بابت نقل کی جاتی ہے مطعون ہے۔
اور وہ منازیں جو نصف شعبان میں کہ اس کو شبِ برات کہتے ہیں اور رجب
عاشوراء میں اور مثل ان کی ادا کی جاتی ہیں، اُن کا بھی یہی حکم ہے۔ اور شبِ برات میں
سوائے قیامِ لیل اور درازیِ سجدہ کے جو مسنون دُعا کے ساتھ ہوتا اور زیارتِ قبور
کے اور اہل قبور کے لیے دُعاے بخشش مانگنے کے اور عاشوراء کے دن سوائے

اس کے روزے کے اور اپنے اہل پر تو وسیع طعام کے کچھ بھی ثابت نہیں۔ اور توسیع
طعام کی احادیث بھی ضعیف ہیں اور ان کے تعدد طرق سے اس نقصان کی تلافی ہو
جاتی ہے۔ (ص ۵۹، ۶۰)

ہدایت

ہم نے شعبان اور شبِ برات کے متعلق صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز کر دیا ہے۔ اربع سنت کا شوق رکھنے والے سنتِ نبویؐ کو
مضبوطی سے پکڑ لیں۔ لیکن آتش بازی اور ملاں لوگوں کا علوہ ماندہ
اور ختم بر طعام، سو یہ سب کچھ بے اصل ہے۔ ان سے باز رہیں۔

وَاللّٰهُ الْهَادِیُّ

بندہ ضعیف

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

۱۶ قبل از جمعہ

حدیث نصف شعبان کی رات

پر

شیخ محمد ناصر الدین البانی

کی

تحقیق

marfat.com

Marfat.com

ما مع في ليله النصف :

١١٤٤ - (يطالع الله تبارك وتعالى إلى خلقه ليلة النصف من

شعبان ، فيغفر لجميع خلقه ، إلا لمشرك أو مشاحن) .

حديث صحيح ، روي عن جماعة من الصحابة من طرق مختلفة بشد بعضها بعضاً ، وم معاذ بن جبل ، وأبو ثعلبة الخشني ، وعبد الله بن عمرو ، وأبي موسى الأشعري ، وأبي هريرة ، وأبي بكر الصديق ، وعوف بن مالك ، وعائشة .
١ - أما حديث معاذ ، فيرويه مكحول عن مالك بن بخامر عنه مرفوعاً به .

أخرجه ابن أبي عاصم في « السنة » رقم (٥١٢ - بتحقيقي) : ثنا هشام بن خالد : ثنا أبو خلود عتبة بن حماد عن الأوزاعي وابن ثوبان [عن أبيه] عن مكحول به .

ومن هذا الوجه أخرجه ابن حبان (١٩٨٠) وأبو الحسن القزويني في « الأمالي » (٢/٤) وأبو محمد الجوهري في « المجلس السابع » (٢/٣) ومحمد بن سليمان الرمي في « جزء من حديثه » (١/٢١٧ و ١/٢١٨) وأبو القاسم الحسيني في « الأمالي » (ق ١/١٢) والبيهقي في « شعب الإيمان » (٢/٢٨٨/٢) وابن عساكر في « التاريخ » (٢/٣٠٢/١٥) وإسحاق بن عمار في « صفات رب العالمين » (٢/٧) وقال : « قال الذهبي : مكحول لم يلق مالك بن بخامر » . قلت : ولولا ذلك لكان الإسناد حسناً ، فإن رجاله موثقون ، وقال الهيثمي في « مجمع الزوائد » (٦٥/٨) :

« رواه الطبراني في « الكبير » و « الأوسط » ورجلها ثقات » .

٢ - وأما حديث أبي ثعلبة ، فيرويه الأحوص بن حكيم عن ماهر بن حبيب عنه .

أخرجه ابن أبي عاصم (ق ٤٢ - ٤٣) ومحمد بن عثمان بن أبي شيبة في « الرش » (٢/١١٨) وأبو القاسم الأزجي في « حديثه » (١/٦٧) واللالكائي في « السنة » (٩٩/١ - ١٠٠) وكذا الطبراني كما في « المجمع » وقال :

« والأحوص بن حكيم ضعيف » .

وذكر المنذري في « الترغيب » (٢٨٣/٣) أن الطبراني والبيهقي أيضاً

marfat.com

Marfat.com

أخرجه عن مكحول عن أبي ثلبة ، وقال البيهقي :

« وهو بين مكحول وأبي ثلبة مرسل جيد » .

٣ - وأما حديث عبدالله بن عمرو فيرويه ابن لهيعة : حدثنا يحيى بن عبدالله عن أبي عبد الرحمن الجلي عنه .

أخرجه أحمد (رقم ٦٦٤٢) .

قلت : وهذا إسناد لا بأس به في المتابعات والشواهد ، قال الهيثمي :

« وابن لهيعة لين الحديث ، وبقية رجاله وثقوا » .

وقال الحافظ المنذري (٣ / ٢٨٣) :

« وإسناده لين » .

قلت : لكن تابعه رشدين بن سعد بن حي به .

أخرجه ابن جسيه في « حديثه » (٣ / ١٠ / ١) فالحديث حسن .

٤ - وأما حديث أبي موسى ، فيرويه ابن لهيعة أيضاً عن الزبير بن سليم عن الضحاك بن عبد الرحمن عن أبيه قال : سمعت أبا موسى عن النبي ﷺ نحوه .

أخرجه ابن ماجه (١٣٩٠) وابن أبي عاصم واللالكائي .

قلت : وهذا إسناد ضعيف من أجل ابن لهيعة . وعبد الرحمن وهو ابن هرزب والد الضحاك مجهول . وأسقطه ابن ماجه في رواية له عن ابن لهيعة .

٥ - وأما حديث أبي هريرة ، فيرويه هشام بن عبد الرحمن عن الأعشى عن أبي صالح عنه مرفوعاً بلفظ :

« إذا كان ليلة النصف من شعبان يفرق الله لبيده إلا لمشرك أو مشاحن » .

أخرجه البزار في « مسنده » (س ٢٤٥ - زوائد) . قال الهيثمي :

« وهشام بن عبد الرحمن لم أعرفه ، وبقية رجاله ثقات » .

٦ - وأما حديث أبي بكر الصديق ، فيرويه عبد الملك بن عبد الملك

عن مصعب بن أبي ذئب عن القاسم بن محمد عن أبيه أو عمه عنه .

أخرجه البزار أيضاً وابن خزيمة في « التوحيد » (س ٩٠) وابن أبي

عاصم واللالكائي في « السنة » (١ / ٩٩ / ١) وأبو نعيم في « أخبار أسباط »

(٢ / ٢) والبيهقي كل في « الترغيب » (٢٨٣ / ٢) وقال :

marfat.com

Marfat.com

« لا بأس بإسناده » !

وقال الميمني :

« وعبد الملك بن عبد الملك ذكره ابن أبي حاتم في « الجرح والتعديل » ،

ولم يصفه . وبقية رجاله ثقات » !

كذا قال ، وعبد الملك هذا قال البخاري : « في حديثه نظر » .

يريد هذا الحديث كما في « الميزن » .

٧ — وأما حديث عوف بن مالك ، فيرويه ، ابن لهيعة عن عبد الرحمن

ابن أنعم عن عبادة بن نسي عن كثير بن مرة عنه .

أخرجه أبو محمد الجوهري في « المجلس السابع » ، والبزار في « مسنده »

(ص ٢٤٥) وقال :

« إسناده ضيف » .

قلت : وعنه عبد الرحمن هذا ، وبه أعلاه الميمني فقال :

« وثقه أحمد بن صالح ، وضعفه جمهور الأئمة ، وابن لهيعة لين ، وبقية

رجالهم ثقات » .

قلت : وخالفه مكحول فرواه عن كثير بن مرة عن النبي ﷺ مرسلًا .

رواه البيهقي وقال :

« هذا مرسل جيد » . كما قال المنذري .

وأخرجه اللالكائي (١ / ١٠٢ / ١) عن عطاء بن يسار ومكحول

والفضل بن فضالة بأسانيد مختلفة عنهم موقوفاً عليهم ، ومثل ذلك في حكم المرفوع ؛

لأنه لا يقال بمجرد الرأي . وقد قال الحافظ ابن رجب في « لطائف المعارف » ،

(ص ١٤٣) :

« وفي فضل ليلة نصف شعبان أحاديث متعددة ، وقد اختلف فيها ،

فمنها الأكثرون ، وصحح ابن حبان بعضها ، وأخرجه في « صحيحه » ، ومن

أمثلها حديث عائشة قالت : فقلت النبي ﷺ . . . الحديث .

٨ — وأما حديث عائشة ، فيرويه حجاج عن يحيى بن أبي كثير عن

مرودة عنها مرفوعاً بلفظ :

marfat.com

Marfat.com

« إن الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان إلى السماء الدنيا ، بغير
لأكثر من عدد شعر غنم كلب » .

أخرجه الترمذي (١ / ١٤٣) وابن ماجه (١٣٨٩) واللالكائي
(١ / ١٠١ / ٢) وأحمد (٦ / ٢٣٨) وعبد بن حميد في « المنتخب من المسند »
(١ / ١٩٤ - مصورة المكتب) وفيه قصة عائشة في فقدها النبي ﷺ ذات ليلة .

ورجاله ثقات ، لكن حجاج وهو ابن أرطاة مدلس وقد عننه ، وقاله
الترمذي :

« وصحت محمداً (يعني البخاري) : بضعف هذا الحديث » .

وجملة القول أن الحديث بمجموع هذه الطرق صحيح بلا ريب ، والصحة
ثبت بأقل منها عدداً ، ما دامت مسألة من الضعف الشديد كما هو الشأن
في هذا الحديث ، فما نقله الشيخ القاسمي رحمه الله تعالى في « إصلاح
المساجد » (ص ١٠٧) عن أهل التمديل والتجريح أنه ليس في فضل ليلة

النصف من شعبان حديث يصح ، فليس مما ينبغي الإعتداد عليه ، ولئن كان أحد
منهم أطلق مثل هذا القول فإغما أوتي من قبل التسرع وعدم وسع الجهد فتبين
الطرق على هذا النحو الذي بين يديك . والله تعالى هو الموفق .

دعوتِ خیر

مدینۃ العلم دارالعلوم محبِ تدویہ کی عمارت اور اسکے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ آپ ان دونوں نیک کاموں میں مندرجہ ذیل طریقوں سے تعاون کر سکتے ہیں۔

○ عطیات اور ماہانہ، سہ ماہی یا ششماہی چاند کی صورت میں بھی مسجد مدرسہ کے لیے آپ عطیات جمع کروا سکتے ہیں۔

○ زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و خیرات اور قربانی کی کھالوں دارالعلوم کی مدد کر سکتے ہیں۔

○ ہمارے اشاعتی پروگرام میں تعاون فرمائیں تاکہ آپ کی طرف سے یا آپ کے مرحومین (فوت شدہ بزرگوں) کی طرف سے صدقہ جاریہ ہو سکے۔ یا کسی پمفلٹ کی مخصوص تعداد اصل لاگت سے خرید کر بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔

○ مسجد و مدرسہ کی عمارت کا کچھ حصہ اپنے ذمہ لے کر تعمیر کرا دیں

یا عمارتی سامان کا عطیہ دیکر اپنے لیے صدقہ جاریہ قائم فرمائیں !

○ دارالعلوم کی لائبریری میں کتابوں کا عطیہ بھی آپ دے سکتے ہیں۔

رابطہ

052-3251719, 0322-7292763, 0300-7148994